انوار السوانح

حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

حیات و خدمات



ڈاکٹر غلام محمد کھچی

اسسٹنٹ پروفیسر۔ واپڈا کالج گڈو، ضلع کشمور

دارالکتاب

انورُ السوانح

حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ......حیات اور علمی خدمات

مرتب

ڈاکٹر غلام محمد کھچی

اسسٹنٹ پروفیسر واپڈا کالج گڈو، ضلع کشمور

دارالکتاب

۳۸-غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور

نام کتاب: انورالسوانح

نام مؤلف: پروفیسر ڈاکٹر غلام محمد کھچی

معاونِ خصوصی: علی عثمان حالی

سن اشاعت: ۱۴۳۱ھ مطابق اکتوبر ۲۰۱۰ء

تعداد: 500

قیمت:

ملنے کے پتے

☆قدیمی کتب خانہ، آرام باغ کراچی ☆نور محمد کتب خانہ، آرام باغ کراچی۔

☆ادارۂ اسلامیات، کراچی، لاہور ☆دارالاشاعت، کراچی

☆جامعہ دارالعلوم کراچی 14 ☆بیت الکتب گلشن اقبال، کراچی

☆ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ☆بیت العلم، کراچی، لاہور

☆اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن، کراچی ☆ مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، لاہور

☆ مکتبہ عمر فاروق، شاہ فیصل کالونی، کراچی ☆ادارۃ الانور بنوری ٹاؤن، کراچی

☆ مکتبہ سید احمد شہیدؒ، اُردو بازار لاہور ☆مکتبۃ المصباح، اُردو بازار لاہور، راولپنڈی

☆جامعہ فاطمۃ الزہرا للبنات، واپڈا کالونی TPS گڈو بیراج، کشمور

☆علی عثمان حالی، M-20، واپڈا کالونی TPS گڈو، تحصیل وضلع کشمور

فون نمبر:

کریں تاکہ امت کے اندر نفرت، بغض، عداوت، کینہ اور باہمی دشمنی کے بجائے محبت، غم خواری، خیر خواہی اور انسان دوستی جیسی صفات پیدا ہوں۔ مصر کے عالم سید محمد رشید رضاؒ ۲۷/ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ/ ۱۵/ اپریل ۱۹۱۲ء کو دارالعلوم دیوبند میں آئے، آپ نے اس موقع پر جو تقریر کی اس میں اس اصول کی وضاحت کی مولانا انور شاہ کشمیریؒ نے اپنے اساتذہ و مشائخ کے بارے میں بتایا کہ ان کا طریقہ کس قدر معقول تھا، کہتے ہیں:

> "فمشائخنا یتوسطون فی مثل هذا لا یاخذون بالتشدد ولا بالتساهل ویوجهون الأحادیث المتعارضة بتوجیهات یکاد یقبلها من یسمعها۔" (۵۹)

> یعنی تعارضِ حدیث کے باب میں ہمارے مشائخ توسط کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ نہ تشدد کرتے ہیں نہ تساہل برتتے ہیں۔ بلکہ اسی نوع کی روایات کی ایسی تطبیق وتوجیہہ کر دیتے ہیں جسے سامع قبول کر لیتا ہے۔

آگے کہتے ہیں:

> "وطریقة مشائخنافی الحدیث و فقه الحدیث طریقة معتدلة مثلی بتوسطون بین الاطراف" (۶۰)

> حدیث و فقہ حدیث (یعنی مفہوم و معنی حدیث) کے متعلق ہمارے اکابر کا یہ معقول طریقہ ہے کہ درمیانی راہ لیتے ہیں (نہ حدیث کا انکار کرتے ہیں نہ اس کو ظاہر پر چھوڑتے ہیں۔)

آپ نے کہا کہ مجتہد فیہ مسائل میں حق کسی ایک امام کے لیے مخصوص نہیں ہے بلکہ وہ ہر امام کے لیے ممکن ہے۔ ائمہ اربعہ کا بھی یہی نقطہ نظر تھا وہ خود کو حق کا اجارہ دار قرار دے کر دوسرے مجتہد کو باطل نہیں سمجھتے تھے، میں بھی اسی نقطۂ نظر کا حامل ہوں۔

ان حقائق سے ثابت ہوتا ہے کہ مولانا انور شاہ کشمیریؒ تحریک شاہ ولی اللہ کے اصولوں سے کس طرح متفق تھے۔ شروع میں آپ کی خدمات و مساعی کا زیادہ تعلق فقہ حنفی کی تائید سے تھا اور فقہاء ثلاثہ کے مقابلہ میں فقہ حنفی کو ترجیح دینا آپ کا خاص موضوع تھا لیکن جلد ہی آپ نے محسوس کر لیا کہ دین اسلام اس سے بلند تر ہے، ان حدود کے اندر اسے پابند کرنا،

دین کی روح سے انحراف ہے۔ جلد ہی آپ نے اپنا موقف بدل لیا۔ اب انھیں اپنی گذشتہ کوششوں پر سخت رنج و ملال ہوتا تھا، جو ایک خاص نقطہ نگاہ سے کی تھیں۔

محمد اقبال قریشی لکھتے ہیں :

''شاہ صاحبؒ کہتے تھے کہ اب ہمیں افسوس ہوتا ہے کہ ہم نے اپنی عمر اور توانائی کا بڑا حصہ اور درسِ حدیث کا اہم موضوع حنفیت اور شافعیت کو بنائے رکھا۔'' (۶۱)

مولانا انور شاہ کشمیریؒ کو تحریکِ شاہ ولی اللہ کے ساتھ جو دلچسپی تھی، اس کا اندازہ ان کے اس بیان سے ہوتا ہے جو مولانا محمد منظور نعمانی نے نقل کیا ہے۔

''آپ نے ایک دن عصر کے بعد طلبہ سے خطاب فرمایا :

''ہم نے اپنی زندگی کے پورے تیس سال اس مقصد کے صرف کیئے کہ فقہ حنفی کے موافق حدیث ہونے میں اطمینان ہو جائے'' سو الحمد للہ اس محنت اور تحقیق کے بعد میں مطمئن ہوں۔ اس کے بعد یوں مخاطب ہوئے۔ اب مجھے افسوس ہوتا ہے۔ کاش! میرا یہ وقت دین کے زیادہ اہم اور ضروری کام میں صرف ہوتا تو آخرت میں اس کے کام آنے کی زیادہ امید کر سکتا تھا۔'' (۶۲)

مولانا شمس تبریز خان آروی کہتے ہیں کہ ان ضروری کاموں سے وہ مقدم تفسیر قرآن کو سمجھتے تھے۔ (۶۳) جس طرح حضرت شاہ ولی اللہؒ نے سب سے پہلے قرآن مجید کا ترجمہ کر کے اس کی تعلیمات کو عام کرنا چاہا تا کہ مسلمان براہ راست اپنی الہامی کتاب کو سمجھیں اسی طرح مولانا انور شاہ کشمیریؒ بھی قرآن مجید کی تفسیر کو سب سے، زیادہ اہم اور ضروری کام سمجھتے تھے۔

جامعہ رحیمیہ اور تحریک شاہ ولی اللہ

گیارہویں صدی ہجری / ۱۷ ویں صدی عیسوی کے رُبع آخر (۶۴) کی صبح بڑی مبارک اور روح پرور صبح تھی جبکہ دہلی میں ''مہندیوں'' کے محلے کے نزدیک ایک ادارہ ''جامعہ رحیمیہ'' کے نام سے قائم کیا گیا۔ (۶۵) بیج اچھا تھا اور اس کے بونے والا بھی خلوص کا